عیسائیوں کا عقیدۂ کفارہ..... حقیقت یا فریب

صلاح الدین قاسمی..... شعبۂ دعوۃ عیسائیت، دارالعلوم دیوبند

عیسائیوں کا ایک عقیدہ 'عقیدۂ کفارہ' ہے۔ عیسائی مشنریاں، مبلغین اور عیسائی علماء یہ باور کرانے کے لیے اپنی ساری طاقت اور توانائی صرف کررہے ہیں کہ انسان پیدائشی گناہ گار ہے۔ اس عقیدہ کی بنیاد اس تصور پر رکھی گئی ہے کہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام سے گندم کھانے کی وجہ سے جو لغزش ہوئی تھی اس کی سزا تمام ابن آدم کو دی گئی اور یہ سزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے کے بعد ختم ہوگئی۔ اب تمام انسانوں کی معافی اس وقت ہوگی جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔

عیسائیوں کے عقیدۂ کفارہ' کا تصور بہت خطرناک تصور ہے، اس تصور سے نہ صرف عام لوگ بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام تک گناہ میں ملوث نظر آتے ہیں۔ خدائی قانون کے ساتھ یہ ایک اعلان جنگ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمان کے خلاف بھی ہے، چونکہ متعدد جگہوں پر آپ نے فرمایا ہے کہ میں صرف اسرائیل کی رشد وہدایت کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔ آپ کے چند ارشادات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ''میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا'' (متی ۵:۲۴)

(۲) ''ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے'' متی ۱۸:۱۱)

(۳) غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا'' (متی ۱۰:۵ تا ۶)

بائبل کی ان آیات سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کو راہ راست پر لانے اور ان کو وحدانیت کی تعلیم دینے کے لیے اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔ کوئی دوسری قوم آپ کی مخاطب نہیں تھی۔ لہٰذا عیسائی مشنریوں کا ہر گلی کوچے میں جاکر یہ واویلا مچانا کہ تمام انسانوں کی نجات اس وقت ہوگی جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے پر ایمان رکھیں، بالکل ڈھونگ ہے اور اس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودہ تعلیمات سے یہ بات مترشح ہوجاتی ہے کہ آپ نے متعدد جگہوں پر لوگوں کو نیک کام کرنے کی تلقین کی ہے اور اللہ کے احکام پر عمل کرنے پر تاکید کی ہے۔ آپ نے کھلے لفظوں میں اعلان کیا ہے کہ لوگو! اگر تم کامیاب زندگی چاہتے ہو، دنیا وآخرت میں فلاح وکامرانی کے طلب گار ہو اور ہمیشہ کی زندگی چاہتے ہو تو ایک خدا پر ایمان لاؤ اور نیک کام کرو۔ بائبل میں ہے:

(۱) ''کسی سردار نے اس سے سوال کیا کہ اے استاذ میں کیا کروں تاکہ ہمیشہ زندگی کا وارث بنوں۔ یسوع نے اس سے کہا، تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے، کوئی نیک نہیں ہے مگر ایک یعنی خدا اور تو حکموں کو جانتا ہے، زنا نہ کر، خون نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دو، اپنے والدین کا احترام کرو'' (انجیل لوقا ۱۸:۱۸، ۱۹، ۲۰)

(۲) ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا ہے، اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہے''

(۳) ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگردوں کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔'' تم ربی نہ کہلاؤ، کیوں کہ تمہارا استاذ ایک ہی ہے، اور تم سب بھائی ہو اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو، کیوں کہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے، اور تم ہادی مت کہلاؤ کیوں کہ تمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح'' (انجیل متی، ۲۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمام تعلیمات میں یہ بات کہیں نہیں ملے گی جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ تمہاری نجات اس بات پر منحصر ہے کہ تم میری صلیبی موت پر ایمان لاؤ۔ بائبل میں جا بجا اس کی وضاحت فرمادی گئی ہے کہ جو گناہ کا ارتکاب کرے گا اسی کو سزا ملے گی۔

(۱) ''جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی، بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ، صادق کی صداقت اسی کے لیے ہوگی اور شریر کی شرارت شریر کے لیے''۔ (حزقیل: ۱۸، ۲۰) پھر حیرت کی بات یہ ہے کہ عیسائی ایک طرف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نجات دہندہ مانتے

ہیں اور دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) کو ملعون بھی مانتے ہیں۔ ان کے [illegible] پولس لکھتے ہیں: ''مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا، اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے''۔ (گلتیوں کے خط ۳، ۱۳)

یہ توریت کی اس عبارت کی طرف اشارہ ہے: ''جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے''۔ (استثنا، ۲۱، ۲۳)

عیسائیوں کے قول وعمل کے ایک اور تضاد کا ملاحظہ کریں۔

کتاب امثال میں ہے: شریر صادق کا فدیہ ہوگا اور دغا باز راستبازوں کے لیے بدلہ میں دیا جائے گا: (۱۸:۲۱)

جبکہ یوحنا میں اس طرح مذکور ہے: اور وہی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہ گاروں کا بھی: (۲:۲) پہلی عبارت سے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بدکار لوگ نیکوکاروں کا کفارہ بنیں گے اور دوسری عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام بدکاروں کے لیے کفارہ بن گئے۔ (نعوذ باللہ)

عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ ہمارے گناہوں کی بخشش کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر چڑھ گئے خود ان کی مقدس کتاب بائبل کی رو سے غلط ہے چونکہ بائبل میں یہ بات بالکل صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے پر یقین رکھنا گناہوں کی بخشش کا ذریعہ نہیں ہے:

''لیکن اس لیے کہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے پھر اس نے مفلوج سے کہا۔ اٹھ اپنی چارپائی اٹھا اور اپنے گھر چلا جا''

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ گناہوں کی بخشش کے لیے صلیب پر جان دینا شرط نہیں ہے۔

عیسائیوں کے گناہوں کی بخشش کے لے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی جان قربان کر دینا بائبل کے حکم کے خلاف ہے، اس لیے کہ بائبل میں ہے کہ: ''کیوں کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں'' (ہوسیع، ۶، ۶) اور انجیل میں ہے: ''تم جا کر اس کے معنی دریافت کرو کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں کیوں کہ میں راست بازوں کو نہیں بلکہ گناہ گاروں کو بلانے آیا ہوں'' (متی، ۹، ۱۳) دونوں عبارتوں میں رحم پسند کرنے سے مراد توبہ واستغفار ہے چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا واحد مشن یہی تھا کہ لوگوں کو توبہ کرنے اور خدا کے احکامات پر عمل کرنے کی دعوت دی جائے۔ انسانی عقل بھی یہی کہتی ہے کہ گناہ کی معافی خون بہانے سے نہیں ہوتی ہے بلکہ توبہ، اعتراف گناہ، احساس ندامت، برائیوں سے احتراز کرنے کی جد جہد اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنے سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے۔ حزقی ایل میں توبہ کے سلسلے میں کہا گیا ہے: ''اگر شریر اپنے تمام گناہوں سے جو اس نے کئے ہیں باز آئے اور میرے سب آئین پر چل کر جو جائز اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً زندہ رہے گا، وہ نہ مرے گا'' (۲۱:۱۸)

عیسائی تاریخ کے بالکل ابتدائی دور میں بہت سے عیسائی علماء کو ائیلیس شیس (Coelestius) وغیرہ نے اس عقیدہ کو ماننے سے انکار کر دیا تھا، عیسائی عالم آگسٹائن نے کوائیلیس شیس کے نظریہ کو اپنی کتاب میں اس طرح لکھا ہے:

''آدم علیہ السلام کے گناہ سے صرف آدمؑ ہی کو نقصان پہنچا تھا، بنی نوع انسان پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا، اور شیر خوار بچے اپنی پیدائش کے وقت اسی حالت میں ہوتے ہیں جس حالت میں آدمؑ اپنے گناہ سے پہلے تھے'' (Augustine, on original sin ch. 621 11p.v1)

تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ عیسائی مبلغین اور علماء آج جس عقیدہ کفارہ کی تشہیر وتبلیغ کرتے ہیں وہ عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی بھی جملہ سے ثابت نہیں ہوتا ہے اور نہ آپ کے حواریوں میں سے کسی کے بیان سے یہ ثابت ہے بلکہ پولس نے اس عقیدۂ کفارہ کو پورے فلسفہ کے ساتھ بیان کیا ہے جو رومیوں کے خط میں موجود ہے۔ ''پس اس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی، اس لیے کہ سب نے گناہ کیا، کیونکہ شریعت کے دیئے جانے تک دنیا میں گناہ تو تھا مگر جہاں شریعت نہیں وہاں گناہ محسوب نہیں ہوتا، تو بھی آدم سے لے کر موسیٰ تک موت نے ان پر بادشاہی کی جنہوں نے اس آدم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کا مثیل تھا گناہ نہ کیا تھا، لیکن قصور کا جو حال ہے وہ نعمت کا نہیں کیوں کہ جب ایک شخص کے قصور سے بہت سے آدمی مر گئے تو خدا کا فضل اور اس کی بخشش ایک ہی آدمی یعنی یسوع مسیح کے فضل سے پیدا ہوئی، بہت سے آدمیوں پر ضرور ہی افراط سے نازل ہوئی اور جیسا ایک شخص کے گناہ کرنے کا انجام ہوا بخشش کا ویسا حال نہیں کیونکہ ایک ہی کے سبب سے وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ سزا کا حکم تھا مگر بہتیرے قصوروں سے ایسی نعمت پیدا ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ راست باز ٹھہرے کیونکہ جب ایک شخص کے قصور کے سبب سے موت نے اس ایک کے (بقیہ ص ۱۹ پر)